

۷۸۶

عقربۃ الشیخ الاولحد

شیخ احمد بن زین الدین احسانی

تالیف

مولوی محمد حسین بن سناپتی

پرنسپل درس آل عمران فیصل آباد

ترجمہ از

مولانا آغا عبدالحسن سرحدی

مولانا الحاج ناصر حسین صاحب مخفی

ناشر۔ ادارہ درس آل محمد سرگودھا روڈ فیصل آباد
پاکستان۔ فون نمبر ۲۶۵۴۱

عِبْرَةُ السَّيِّئِ الْأَوْعَدِ

المؤلف

محمد حسنین السَّابِقِ

فیصل آباد - پاکستان

طبع علی نفقۃ الوہیۃ الحاج محمد احمد السلمان

إصدار وتوزيع

لجنة الإفتاء والنزوات الدینیة - مسجد لہمان - الکویت

غرض ترجمہ



رسالہ ہذا مولوی محمد حسنین صاحب سہ ماہی پرنسپل درس آل عمران فیصل آباد کی ایک عربی تحریر کا ترجمہ ہے جو چند ماہ قبل کویت سے شائع ہوئی تھی جس میں شیخ الادودہ شیخ احمد احسانیؒ کے بارے میں از بہتانات کا مسکت جواب دیا گیا ہے جو دہائی نواز افسر اعدو عام کالافعا میں کچھ عرصہ سے ملک بھر میں لگا اور پھیل رہے ہیں۔ اور ان عظیم المرتبت شخصیت کے بارے میں اکابر شیعہ علماء و فقہاء اور نقا حضرات کے اجازات و بیانات کو بھی نقل کیا گیا ہے جن میں شیخ کے زہد تقویٰ، علم و عمل، فضل اور بزرگی کی نہایت احسن انداز میں تصدیق اور توثیق کی گئی ہے۔

یہ وہ جلیل القدر ہستی ہے جنہوں نے فضائل محمد و آل محمد علیہم السلام کو قرآن و حکمت کی روشنی میں پیش کیا اور زندگی بھر مقصر بن اور منکر بن اور دفاع کیا۔ ہم اپنا مذہبی اور اخلاقی فریضہ سمجھتے ہوئے بلا خوف لائم و فائر مظلوم اور ناموس علماء کے تحت اس کا ترجمہ کر رہے ہیں یہ جانتے ہوئے کہ جو بھی ان کے بارے میں ایک جملہ بھی کہتا یا تحریر کرتا ہے اس پر ایڈ لینے کا اثر لگایا جاتا ہے۔

شیخ کے بارے چونکہ اس قسم کی تحقیقی تحریروں کی اشد ضرورت ہے اس لئے حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقاسی الحاج میرزا حسن الحائری

الاحقاقی مدظلہ نے مولانا آغا عبدالحسن صاحب سرحدی اور مولانا الحاج
ناصر حسین صاحب بخفی کو رسالہ ہذا کے ترجمہ کا حکم دیا ہے۔ لہذا انہوں نے
انتہائی امر کرتے ہوئے اس کا ترجمہ کیا اور اب ہم بغرض افادہ مومنین شائع کر
رہے ہیں۔ تاکہ مومنین اس گمراہ کن پروپیگنڈہ سے متاثر نہ ہوں اور مریدانِ
خالصی و رُفقی کے دُجیل و فریب کی قلعی کھل جائے۔

ادارہ

درس آل محمد فیصل آباد

۲۴ رزی القعدہ ۱۳۹۹ھ

ممتاز و بے مثال شخصیت شیخ احمد حسائیؒ

فرمانِ امام جعفر صادقؑ :- ناصبی تم شیعوں کے دشمن ہیں اور مقصر تمہارے

دشمن ہیں۔ (صحیفۃ الابرار)

ممتاز و بے مثال شخصیت حکیم الہی، خبیر، فلسفی، امامی کبیر شیخ احمد بن زین الدین
احسائی مطہر فی متوفی ۱۲۴۱ھ

یہ شیخ احمد احسائی کے بارے میں اکابر محدثین اور عظیم فقہاء اور تاریخ و
شخصیات کے ممتاز علماء کی آراء و نظریات کا مجموعہ ہے، جو دشمنوں کی افزات
کو رد کرنے والے ہیں۔ اور یہ مضمون ”مولوی شیخ محمد حسنین سابق نخبی پاکستانی“ کی
تالیف ہے جو مدرسہ دینیہ جعفریہ میں مدرس ہیں۔



اسلام کے مظلوم اول، خلیفۃ اللہ، خلیفۃ الرسول، صدیق اکبر،
 فاروق اعظم، صاحب ولایت کبریٰ اور سلطنت عظمیٰ، برادر رسول،
 زوج بتول، سیف اللہ المسلول، امیر المؤمنین، سید الوصیین و
 امام المتقین، امام المشارق والمغارب، سرچشمہ عقل
 علی ابن ابی طالبؑ کے نام۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خُذْكَ اللَّهُمَّ عَلَى مَا هَدَيْتَنَا إِلَى دِيكَ الْقَوِيمِ وَ
صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيمِ فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ أَمِينِكَ عَلَى وَحْيِكَ
وَخَبْرِكَ مِنْ خَلْقِكَ وَصَفِيكَ مِنْ عِبَادِكَ إِمَامِ الرَّحْمَةِ
وَقَائِدِ الْأُمَّةِ وَمِفْتَاحِ الْبَرَكَةِ وَعَلَى أَوْصِيَائِهِ الْمُعْصُومِينَ
الْعُرَافِيَّاتِ -

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ
وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ
رَؤُوفٌ رَحِيمٌ -

أَمَّا الْبَعْدُ :- جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ کسی مذہب کے عقائد پر لپری
طرح واقفیت حاصل کر سکتا ہے یا علماء میں سے کسی عالم کے نظریات پر اطلاع پاسکتا
ہے تو ایسا شخص اکثر خطا پر ہوتا ہے۔ اس لئے کہ وہ اپنی واقفیت کا ماخذ دشمنوں
کی کتابوں کو بناتا ہے خواہ ان کا علم اور علمی مرتبہ جو بھی ہو اور عبارت کے نقل
کرنے اور اس کے تجزیہ میں امانت و دیانت کا جو بھی حال ہو اس کے باوجود
جو شخص کسی عقیدہ پر واقفیت کا دعویٰ کرے تو وہ یقیناً غلطی پر ہے۔ میں یہ
بات وثوق سے اس لئے کہتا ہوں کہ میں نے ایک عرصہ اس طرح گزارا کہ میں مختلف
ادیان و مذاہب نزاعوں کے مطالعہ کرنے کا بڑا اشتیاق رکھتا تھا اور میں اپنے
ملک میں حضرت علامہ شیخ احمد بن ربیع الدین احسانی کے متعلق ایسی آراء سناتا تھا
جو آراء امامیہ کے خلاف ہوتی تھیں۔ پھر مجھے علامہ کے عقائد پڑھنے کا شہت سے

اشتیاق ہوا، تاکہ میں اہل حقیقت معلوم کر سکوں۔ لیکن میرے ملک میں علامہ کی کوئی کتاب دستیاب نہ ہو سکی اور وہ کتابیں جہاں جو علامہ پر چھوٹے الزامات لگانے والے دشمنوں نے تالیف کی تھیں۔ اور انہوں نے ایسے خیالات کو علامہ کی طرف منسوب کیا جن سے ذوقِ سلیم اور طبیعتِ مستقیم نفرت کرتی ہے۔

اس لئے میں علامہ کے معاملہ میں حیران رہا اور جو دشمن کہہ رہے تھے اُن باتوں پر میں نے یقین کر لیا۔ اس اشتباہ کی وجہ سے میں نے ان جھوٹی آراء کو اپنی کتاب ”جواہرِ الاسلام“ میں لکھ دیا لیکن پھر بھی ان کے بارے میں میں شک و شبہ میں مبتلا رہا اور میری وہ کتاب ملک میں شائع ہو گئی۔ جب میں اپنے طور پر سوچتا ہوں تو میرا ضمیر مجھے ملامت کرتا ہے کہ میں نے علامہ شیخ احمد احسانی پر بڑا ظلم کیا اور بڑی خطا کی ہے۔ اور بلا تحقیق ایسی باتیں لکھ دیں۔ حالانکہ حقیقت حال معلوم کرنا میرے لئے ممکن تھی خصوصاً خود علامہ کی کتابوں اور ان کے نفاذہ کی کتابوں میں سے بھی جو عظیم مناظر اور بلند پایہ محقق گذرے ہیں۔ اس لئے کہ ہر شخص اپنے مذہب کو دوسروں کی نسبت اچھی طرح سمجھتا ہے۔ اسی حال پر کئی سال گذر گئے۔ پھر مجھے میرے فاضل رفقاء نے مجتہد مصلح بن حکیم محقق بصیر آیتہ اللہ سماحتہ الحاج میرزا حسن حائری احقانی کی طرف توجہ دلائی جو کویت میں مقیم تھے۔ پھر انہوں نے میری طرف متعدد ایسی کتابیں ارسال کیں جو اس موضوع سے متعلق تھیں۔ ان کتابوں کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد میرا وہ اشتباہ زائل ہو گیا جیسے کہ دوسرے فاضل مصنفوں کا اشتباہ زائل ہوا ہے۔ یہ وہ اشتباہ تھا جس میں میں انتہائی غلط کر رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہا شکر ہے کہ شیعہ امامیہ کے ایک بڑے طبقہ علماء کے متعلق میرا جو سوئے ظن تھا اس سے اللہ نے مجھے بچالیا۔ اس لئے کہ یہ وہ طبقہ علماء ہے جن کا عقیدہ صاف ہے اور اہل بیت طاہرؑ سے محبت مستحکم رکھتے ہیں اور قادرِ قدرتِ خدات انجام دی ہیں۔ آلِ محمد علیہم السلام کے علوم پھیلانے میں ان کا صرف یہ

جرم ہے کہ وہ حق مبین کا دفاع کرنے والے ہیں۔ میرے ہر قاری پر جلد ہی یہ حقیقت واضح ہو جائے گی۔ پھر میں نے یہ ارادہ کیا کہ ان تحقیقوں کو مومن اور منصف بھائیوں کے سامنے بھی پیش کروں جن کو میں نے بڑے غور و خوض کے بعد سمجھا۔ اور یہی ارادہ کیا کہ میں علامہ شیخ احمد احصائی کی طرف سے دفاع کروں اور ان علماء کی طرف سے بھی دفاع کروں جنہوں نے علامہ کی تحقیقات و آراء کو شائع کیا اور لوگوں کے سامنے حقائق و مضحکے اور کسی ملالت کی پروا تک نہ کی اور حتیٰ ہی اس قابل ہے کہ اس کا اتباع کیا جائے۔ میں اپنے بھائیوں سے بھی توقع رکھتا ہوں کہ وہ میرے اس حقیر مضمون سے استفادہ کریں گے۔

اتحاد و اتفاق کی ضرورت

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اسلام توحید کی بنیاد ہے اور توحید بھی صرف عقیدہ کی توحید نہیں بلکہ مسلمانوں کے کلمہ، اتحاد، نصب العین، تنظیم اور قواعد کی توحید ہے اور مسلمان اپنے والد کی اکلوتی اولاد ہیں۔ سب ایک باپ کی اولاد ہیں، سب کا باپ اسلام ہے۔ ان کو آج اتحاد و اتفاق کی بڑی ضرورت ہے۔ جو لوگ مسلمانوں میں کینہ اور دشمنی پیدا کرتے ہیں ان کو رد کرنے کی ضرورت ہے۔ لیکن مجھے یہ افسوس ہے کہ ہمارے ملک پاکستان کے شیعہ علماء اپنی جماعت کے درمیان اختلافات پیدا کر رہے ہیں۔ جھگڑوں اور مناظروں پر مشتمل رسالوں اور اخباروں سے فتنہ و فساد کی آگ کو ہوا دے رہے ہیں۔ دشنام طرازی سے منبر و محراب کو ملوث کر رہے اور مومنین کے درمیان کینہ و بغض پیدا کر رہے ہیں۔ دشمن اس پر خوش ہیں۔ واللہ! مسلمانوں کیلئے بھی یہ بات زریع نہیں دیتی، چہ جائیکہ شیعہ، کہ وہ فتنہ کی آگ بھڑکائیں میں نہیں سمجھتا کہ کیا ہمارے پاکستانی علماء اپنے فرائض سے سبکدوش ہو چکے ہیں جو وہ ان مناظروں اور فتنوں کے اندر محو ہیں اور ان مومنین کو

اذیت پہنچا رہے ہیں جو صالح ہیں اور علمی خدمات انجام دینے والے علما سے محبت کر رہے ہیں۔ نہ معلوم ان نعروں اور ایک دوسرے پر طعن و تشنیع اور دشنام طرازی سے انہیں کیا حاصل ہوتا ہے۔ علماء کے اس طریقہ عمل سے جہین انسانیت عرقِ افعال سے سرنگوں ہے ان مباحث اور مناظروں کا نتیجہ مومنین کے دلوں میں بغض پیدا کرنا اور اخوتِ دینی کو ختم کرنا ہے اور اس کے سوا کچھ نہیں۔ حالانکہ دشمن ہماری پشت پر کھڑا ہے اور ہماری صفوں میں انتشار و افتراق کا منتظر ہے۔ اس حال میں ہم پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ہم اتحاد و اتفاق پیدا کر کے دشمنانِ اسلام سے مقابلہ کریں خصوصاً مغرب کے کافروں اور مشرق کے محمدوں سے نہیں۔ اسلئے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو بلادِ اسلامیہ کے مرکزِ فلسطین پر قبضہ کر کے مسلمانوں کی مقدس عمارات کو گرا رہے ہیں۔

جاں! میں یہ بات اس لئے کہہ رہا ہوں کہ مومن اللہ کے نور سے دکھتا ہے اور اس بات کو سمجھتا ہے کہ ان نعروں کے پیچھے وہ نوا بادیاتی سیاست کا فرما ہے جس کے قبضہ میں مسلمانوں کی مختلف جماعتیں اور تنظیمیں ہیں اور جن کو اس بات کا علم تک نہیں کہ ہم غیر کے آلہ کار بن رہے ہیں۔ ہم ان افراد کے نصب العین کو خوب جانتے ہیں جو شیعوں کے درمیان فتنہ و فساد کی آگ بھڑکا کر ان میں انتشار پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن یہ لوگ اپنے مقصد میں ہرگز کامیاب نہیں ہوں گے۔ یہ وہ بھیڑیے ہیں جو بکریوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں لیکن وہ ان بکریوں کا شکار ہرگز نہ کر سکیں گے۔ اگر یہ نعرے ہمارے دشمن کی جانب سے ہوتے تو ہم اس کی پرواہ نہ کرتے لیکن ہمارا دل چھپنی ہو جاتا ہے جب ہم یہ نعرے ان افراد کی زبانی سنتے ہیں جو اپنے آپ کو اہلبیت کی طرف منسوب کرتے ہیں اور شیعہ ہونے کا دعوے کرتے ہیں اور توحید کے قائل ہونے کے بھی داعی ہیں۔ وائے افسوس!

مؤثر علماء شیعہ کی خدمت میں

ہمارے ملک کے شیعہ حضرات محمد رسول اللہ اور ائمہ طاہرین علیہم السلام کے عقائد پر قائم ہیں وہ عقائد جو کتاب و سنت سے ثابت ہیں اور اس پر اہل بیت طاہرہ اور علماء متقدمین و متأخرین متفق ہیں اور ان کی اکثریت نے حضرت شیخ علامہ احسانی کا نام تک نہیں سنا تھا۔ یہ صرف عزتِ نبویہ طاہرہ کے عقائد و اعمال پر مجتمع تھے اور ان میں کوئی اختلاف نہ تھا۔ یہاں تک کہ بعض ایسے علماء پیدا ہو گئے جنہوں نے کچھ عرصہ خف اشرف میں تعلیم حاصل کی اور وہاں ہی شیخ خالصی کے رنگ میں رنگے گئے۔ اور شیخ خالصی وہ شخص تھا جس نے مہینوں میں بغض و عداوت کا بیج بویا تھا، جیسے ان کے شیخ نے انہما سے کام لیا تھا۔ شیخ احمد احسانی کے متعلق ایسے ہی ان لوگوں نے بھی ملک پاکستان میں انہما طرازی کا سلسلہ شروع کر دیا اور اس نے کہا کہ شیخ احمد احسانی کے عقائد پچاس سال پہلے پنجاب میں علامہ شیخ عبدالعلی ہروی ایلانی کے ذریعے سے ہندوستان میں پھیلے۔

(دیکھو اس مفتری مولوی محمد حسین ڈھک کی کتاب "اصول الشریعہ")

اور اسی طرح یہ شخص مختلف طریقوں سے افتراءات پھیلاتا رہا حتیٰ کہ اس کی افتراء پر وازی کے نتیجے میں ہمارے ملک کے شیعہ علماء میں ایک جماعت پیدا ہو گئی اور انہوں نے اس جماعت کا نام "مؤثر علماء شیعہ" رکھا۔ ان کا واحد نصب العین ائمہ معصومین کے فضائل سے انکار کرنا اور ٹوہرہ خدا کو بچھانا ہے۔ اس لئے یہ لوگ شیخ احمد احسانی اور اس کے شاگردوں کی مخالفت کرتے ہیں۔ جنہوں نے ائمہ معصومین کا دفاع کیا اور ان کی ولادت و مودت اور فضائل کو پھیلا دیا ہے تو اس طرح ان لوگوں نے علامہ خالصی کی تقلید کرتے ہوئے اس کے نصب العین اور اقوال کی پوری پوری تابعداری کی جو امامیہ کے بالکل خلاف ہیں۔ حالانکہ اس "مؤثر علماء شیعہ" کو چاہیے تھا کہ نوجوانوں کی تنظیم اور اصلاح کرتے اور تبلیغ و تعلیم کا فریضہ انجام دیتے

اور مومنین کی صفوں کو متحد رکھتے۔ لیکن لوگوں نے اس کے برعکس کیا اور مومنین کی صفوں کو متحد رکھنے کی بجائے درہم برہم کر دیا اور ان کا گمراہ کن مقصد صرف یہی ہے کہ اپنے قائدِ اعلیٰ کی تقلید کریں، جیسے اس نے عراق میں نفاق کا پرچم لہرایا تھا اور دشمنانِ دین سے بھرپور امداد لے کر ان کے حکم کے مطابق مومنین میں فتنہ برپا کرنے کی وجہ سے، جس کی اکثر علماء و مراجع نے مخالفت کی اور اس نے وہ کچھ کہا اور کیا جو وہ کرنا چاہتا تھا۔ اور ان سب کا دل اس وقت ٹھنڈا ہوتا ہے جب شیعہ اثناعشریہ پر یہ لوگ اتہام لگائیں اور انہیں بُرے القاب سے پکاریں اور مومنین کی وحدت کو انتشار کا شکار بنائیں۔ مؤتمرِ علمائے شیعہ کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ یہ روشن دور ہے اور علم کا دور ہے اور وہ اس روشن اور علمی دور میں گمراہی نہیں پھیل سکتے۔ اس لئے کہ علمائے تحقیق نے ان کے مقابلہ کے لئے تلواریں نیام سے نکال لی ہیں اور کمائیں کس لی ہیں اور اس قسم کے باطل اور گمراہ کن خیالات کو نابود کرنے کے لئے کمر بستہ ہو گئے ہیں۔ وہ ہر قسم کے دجل و فریب کے دامِ ترویر کو ریزہ ریزہ کر کے مومنین کے اتحاد و اتفاق کے پرچم کو بلند رکھیں گے۔

(المؤلف)

عَلَّامہ شیخ احمد احسائی کے بارے میں

ممتاز و منتخب علماء کی آراء



قبل ازیں کہ ہم اپنے قاری کے سامنے شیخ احمد احسائی کے حالات اور عقائد پیش کریں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم فقہاء شیعہ اور اکابر علماء جو علم و فتویٰ کے مرکز کی حیثیت رکھتے ہیں اور نجف اشرف کے علمی مرکز میں فقہ اور اصول، معقول اور منقول کے اساتذہ قرار پاتے ہیں، کے خیالات علامہ موصوف کے بارے میں پیش کریں۔ اور ان فاضل مؤرخین کے اقوال بھی پیش کریں جن کے ثقہ ہونے میں قطعاً کوئی اختلاف نہیں۔ تاکہ دشمنوں کے افتراء و اتہام کی قلعی کھل سکے۔

۱۔ آیت اللہ العظمیٰ سید علی طباطبائی متوفی ۱۲۳۱ھ :-

آیت اللہ طباطبائی بلند مرتبہ اساتذہ میں سے تھے اور علماء میں ان کا بلند مقام تھا۔ خصوصاً فقہی مسائل میں ان کی کتاب ”دیانۃ المسائل“ علماء و مجتہدین کے لئے مآخذ ہے۔ چنانچہ وہ شیخ احمد احسائی کے متعلق یہ الفاظ تحریر فرماتے ہیں ”گردش زماں نے مجھے اپنے روحانی بھائی عالم عامل فاضل کامل احمد بن زین الدین احسائی سے ملا دیا جو فہم صائب اور ذہن ثاقب رکھتے ہیں۔ تقویٰ، علم اور یقین میں بلند ترین مرتبہ کے حامل ہیں۔ انہوں نے علماء ابرار اور فقہاء اخیار کی روایات کے لئے مجھ سے وہ اسناد طلب کی ہیں جن کا سلسلہ رسولِ نجات تک پہنچتا ہے۔ میں بھی ان سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ اپنی دعاؤں میں مجھے یاد رکھیں۔“

۲۔ آیتہ الشہید سید محمد مہدی بحر العلوم متوفی ۱۲۱۲ھ

آیتہ الشہید سید محمد مہدی بلند پایہ مجتہد اور نجف اشرف کے جید علماء میں سے تھے اور صاحب کرامات اولیاء میں سے گذرے ہیں۔ یہ شیخ احمد احصائی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ مجھ سے علم حاصل کرنے والوں میں علماء عاملین اور عرفاء عاملین میں سے بلند مرتبہ عالم شیخ احمد بن زین الدین احصائی ہیں۔ انہوں نے مجھ سے آئمہ اطہار کی روایات کی اسناد طلب کیں اور میں نے ان کی اس درخواست کو قبول کرنا اپنی سعادت سمجھا، اس لئے کہ علامہ احصائی کا تقویٰ اور پربہیز گاری مجھ پر منکشف ہو چکی ہے۔ میں بھی شیخ احمد احصائی سے درخواست کرتا ہوں کہ مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

۳۔ شیخ الفقہاء کاشف الغطاء متوفی ۱۲۲۷ھ

شیخ جعفر بن خضر چنا سہی مایہ ناز علماء میں سے گذرے ہیں جو نجف اشرف کے مجتہدین میں سے تھے۔ انہوں نے شیخ احمد احصائی کے متعلق درج ذیل خیالات کا اظہار کیا ہے۔

عالم عامل کامل فاضل علماء عاملین اور فضلاء صالحین کے پیشوا
شیخ احمد احصائی نے میرے سامنے کچھ اوراق پیش کئے۔ تاکہ میں
ان پر تبصرہ کروں۔ میں نے ان کی تصنیف کو نہایت محققانہ تصنیف پایا۔
جس سے مصنف کی جلالت علمی واضح ہوتی ہے، مجھے اُمید ہے کہ
شیخ اپنی دعاؤں میں حین حیات اور بعدِ ممات مجھے فراموش نہیں کریں گے
اس لئے کہ میرا سرمایہ اعمال کم ہے۔

۴۔ قدوة الفقہاء شیخ حسین آل عصفور بحران متوفی ۱۲۱۶ھ

شیخ حسین اکابر مجتہدین اور فقہاء و محدثین میں سے گذرے ہیں۔ انہوں نے اپنی اسناد میں شیخ احمد احسانی کے متعلق یوں اظہار خیال کیا ہے کہ مجھ سے ایک ایسے شخص نے اسناد طلب کی ہیں جو علوم اہل بیت میں ماہر ہے اور اہل بیت کے نقش قدم پر چلنے والا ہے۔ یہ اسناد کا طریقہ علماء میں بطور تبرک ابتدائے اسلام سے چلا آ رہا ہے۔ اسناد طلب کرنے والے شیخ احمد احسانی ہیں۔ لہذا میں مناسب سمجھتا ہوں کہ ان کو اسناد دے دوں۔ اس لئے کہ علوم الہیہ میں انہیں دسترس کامل حاصل ہے اور وہ اہل سلوک میں سے بھی ہیں۔ اس لئے میں نے استخارہ کے بعد ان کو اجازہ دینا ناگزیر سمجھا اور یہ اسناد تحریر کر دیں کیونکہ وہ اس کے اہل ہیں۔

۵۔ سید میرزا محمد مہدی شہرستانی متوفی ۱۲۱۶ھ

جو علوم دینیہ کے ستون شیعہ ان عراق کا ملجاء و ماویٰ تھے۔ انہوں نے شیخ احمد احسانی کے متعلق حسب ذیل رائے کا اظہار کیا ہے۔ شیخ احسانی تحلیل القدر عالم فاضل ہیں۔ انہوں نے مجھ سے اخبار نبویہ کی اسناد طلب کی تو میں نے ان کو معقول و منقول اور اصول و فروع میں کامل پایا۔

راویوں کے سلسلے میں ان کو منسلک ہونے کا مستحق پایا۔ ان کو اجازت نہ دیا۔ اس لئے کہ وہ بڑے ذہین و فطین عالم ہیں اور ایسے عالم کو اسناد دینا میرا فرض ہے۔

۶۔ عمدۃ الفقہاء شیخ احمد مستانی بھارنی متوفی ۱۲۰۵ھ

شیخ مذکور نے بھی شیخ احسانی کے بلند علمی مرتبہ کا یوں اظہار کیا ہے کہ میرے عزیز شیخ احمد احسانی نے جو روایت اور درایت میں کامل دسترس رکھتا ہے اسناد طلب کی، اس لئے کہ اسناد علماء سلف و خلف کا طریقہ ہے تو میں نے اللہ سے استخارہ کر کے یہ اسناد ان کے سپرد کر دی کہ علوم عربیہ، ادبیہ، لغویہ، اصولیہ، فقہیہ اور اخباریہ میں وہ مجھ سے روایت کر سکتے ہیں اور میں ان سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ میرے، میری اولاد اور میرے والدین اور مشائخ کے لئے دعا کرتے رہیں

۷۔ شیخ محمد بن عبد النبی الصائغ محدث نیشاپوری متوفی ۱۲۷۸ھ

علامہ مذکور نے اپنی کتاب ”الرجال“ میں روضات الجنات ص ۲۶ کی طرح تذکرہ کیا ہے۔ کہ شیخ احمد احسانی محدث عارف ہے اور اصول دینیہ کی معرفت کیتے زمانہ ہے اور اس کی تصنیفات سے بلند پایہ علمی رسائل ہیں۔

۸۔ العلامة الرجالی الکبیر محمد باقر خوانساری بقید حیات ۱۲۸۶ھ

علامہ موصوف بلند پایہ مناظر ہیں چنانچہ اپنی کتاب روضات الجنات ص ۲۵ میں علامہ احسانی کے متعلق یوں قلمطراز ہیں کہ وہ اپنے زمانہ کے فلسفی ہیں اور حقائق کی معرفت رکھتے ہیں۔ اخلاق میں بلند ہیں، فصاحت و بلاغت کے ماہر ہیں، اہل بیت رسولؐ سے محبت کرنے والے ہیں۔ جن علماء نے کوئی گستاخی کی اس

کے ناقد ہیں۔ علم قرأت ، علم ریاضی ، علم نجوم ، علم صنعت ، علم حساب اور علم طلسمات کے بلند پایہ محقق ہیں۔ انہوں نے مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ ان کی تعزیت کے لئے اہل اسلام کی کثیر تعداد مدینہ پہنچی اور علامہ مصنف اشارات و منہاج نے تین روز تک شہر اصبہان میں آپ کا سوگ منایا جس میں خاص و عام برابر کے شریک رہے۔

۹۔ علامہ شیخ عباس بن محمد رضا قمی محدث متوفی ۱۳۳۹ھ

علامہ موصوف محدثین میں سے گذرے ہیں اور انہوں نے آئمہ معصومین کی تعلیمات کی نشر و اشاعت میں قابل و درخشاں خدمات انجام دیں۔ ان کی تصنیف ”مفاتیح الجنان“ مشرق و مغرب میں مشہور ہے۔ ایسے ہی فارسی زبان میں ”فوائد رضویہ“ بھی مشہور ہے۔ انہوں نے اس میں شیخ احمد احسائی کے متعلق یوں اظہارِ خیال کیا ہے۔ کہ علامہ احسائی فاضل ، عارف ، عامل ، عابد محدث ، ماہر اور شاعر ہیں۔ آپ کی تصنیفات میں سے ”شرح زیارت جامعہ“ اور ”شرح حکمت“ مشہور ہیں۔

اسی طرح دیگر بے شمار رسائل ہیں ۱۳۷۲ھ میں حج کے لئے تشریف لے گئے تو مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا اور آپ کی قبر جنت البقیع میں ہے جس کے سرانے عربی اشعار کا ایک کتبہ کندہ ہے۔

لذین الدین احمد نور علما
تقویٰ بہ القلوب مد لہم
یرید الجاہلون لیطفؤہ
ویأبی اللہ الا ان یتہ

۱۰۔ المصلح البکیر شیخ محمد حسین کاشف الغطاء متوفی ۱۳۲۳ھ

آپ فقہ کے ستون تھے اور مسلمانوں کو آپ پر بڑا فخر تھا۔ یہاں تک کہ مُنکرین کے سردار محمد حسین ڈھکونے اپنی کتاب "احسن الفوائد" ص ۳ پر آپ کا ذکر کیا۔ علامہ موصوف نے اپنی کتاب "الآیات البینات" ص ۱۸ پر شیخ احمد احسانی کا تعارف یوں کیا ہے کہ شیخ احمد احسانی تیرہویں صدی کے عارفِ کامل تھے اور یہ سید بحر العلوم اور کاشف الغطاء سے علم حاصل کرتے رہے ہیں اور ان دونوں نے ان کو اجازہ دیا ہے اور شیخ کی کتابیں ان کی زندگی میں ہی مشہور ہو چکی تھیں۔ بعض علماء نے ان کو علم اور اسلام کا رکن قرار دیا ہے۔ اور بعض نے ان کو غالی اور کافر قرار دیا ہے اور حقائق یہ ہیں کہ آپ علماءِ امامیہ کے اکابرین میں سے تھے۔ زہد و تقویٰ اور اجتہاد میں بے مثال تھے اور صاحب کتاب الشہادۃ الثالثہ نے ص ۱۶ پر یہ بھی ذکر کیا ہے کہ جب علامہ خالصی نے کاشف الغطاء سے شیخ احسانی کی تکفیر کا فتویٰ طلب کیا تو کاشف الغطاء نے اس کو جواب دیا کہ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے مسلمان کو کافر قرار دے جو کلمہ شہادت بھی پڑھتا ہو اور اپنا دین اسلام بتاتا ہو۔ بہتر یہ ہے کہ اس قسم کا فتنہ بپا نہ کرو۔ کیونکہ یہ وقتِ ملت کی وحدت قائم رکھنے کا ہے۔

۱۱۔ علامہ بکیر شیخ عبدالحسین امینی:- علامہ موصوف بلند پایہ علماء

میں سے ہیں۔ آپ کی عظیم تصنیف "الغریب" کتاب و سنت اور ادب میں مشہور ہے اس کتاب کے ذریعے آپ نے دین کو حیاتِ نو عطا کی۔ آپ نے اپنی کتاب "شہداء الفضیلۃ" ص ۳۱ پر تحریر فرمایا ہے کہ شیخ احمد احسانی بلند پایہ

علماء ہیں سے ہیں۔ جو روایت کرتے ہیں سید بحر العلوم اور شیخ کاشف الغطاء اور سید صاحب التریاض اور سید مہدی شہرستانی اور شیخ احمد بحرانی سے۔ اور خود شیخ احسانی سے روایت کرتے ہیں۔ صاحب جواہر الحاج میرزا ابراہیم کلباسی اور صاحب اشارات جن کی وفات ۱۲۴۱ھ میں ہوئی۔

۱۲۔ علامہ کبیر شیخ عبد المنعم کاظمی :-

علامہ مذکورہ فاضل خطیب تھے۔ آپ کی تصنیفات نہایت علمی ہیں۔ خصوصاً ”من کنت مولاً کا فہذا علی مولاً“ جس کی دسویں جلد میں آیتہ اللہ العظمیٰ سید ابوالقاسم الخوئی مدظلہ نے تقریظ بھی لکھی ہے اور انہیں آپ تھے الفاظ کے ساتھ یاد فرمایا ہے۔ چنانچہ وہ کتاب مذکور کی پچھٹی جلد ص ۲۱۹ میں رقمطراز ہیں کہ شیخ احمد احسانی علماء و فقہاء میں سے ہیں عرفاء و حکماء میں سے ہیں۔ آپ کی کتاب تشریح زیادت آپ کی قلمی عظمت کی علمبردار ہے۔ لیکن آپ کی تصنیفات میں زیادہ تر اشارات ہیں جن کو عام علماء نہیں سمجھ سکتے ہیں۔ علماء و حکمت بھی نہیں سمجھ سکتے اور نہ ہی علماء و فقہاء تو عوام الناس کیونکر سمجھیں گے؟ کیا ایسے شخص پر کفر و شرک کا فتویٰ لگانا شرعاً عقل اور انصاف کے نزدیک صحیح ہے؟

۱۳۔ مناظر عظیم علامہ میرزا علی المدرس تبریزی :-

علامہ مذکورہ نے شیخ احسانی کو اپنی کتاب ”ریحانۃ الادب“ ص ۳۹ جلد اول پر روایات الحیات کی طویل عبارات نقل کر کے شیخ احسانی کے متعلق اشعار میں خراج تحسین ادا کیا ہے اور شیخ احسانی کے تلمیذ رشید کا ایک قصیدہ بھی نقل کیا ہے۔ یہ تلمیذ سماختہ میرزا ہیں جو میرزا گوہر کے نام سے مشہور ہیں اور اس قصیدہ میں

انہوں نے اپنے اُستاد کا مکمل تعارف کرتے ہوئے کہا کہ ایسا عالم آج تک آسمانوں اور
اور زمینوں نے نہیں دیکھا۔ جس نے ظلمتِ دہر میں علم کے چراغ جلائے اور خود عالم بقا
کو سدھارے۔

۱۴۔ علامہ خبیر شیخ ماضی مدرسہ پروفیسر تہران یونیورسٹی

فاضل مدرسہ نے تاریخ فلاسفۃ اسلام ۱۱ پر شیخ احمد احسائی کے متعلق
یوں لکھا ہے کہ وہ زاہد، عابد اور عارف تھے۔ ان کی شخصیت علم فضل میں ممتاز تھی
ان کے حاسدین نے ان کے خلاف غوغا آرائی کرتے ہوئے انہیں کافر قرار دیا لیکن
انہوں نے حقائق اسلامیہ اور روایاتِ اہلبیتؑ کو دنیا تک پہنچایا ہے۔

انہیں بڑے بڑے علماء نے تسلیم کیا ہے۔ ان میں ہاشم بن سلیمان، ابن
ابی جہر اور احسائی مشہور ہیں۔ جنہوں نے تحریر کیا ہے کہ شیخ احسائی نے ابن عربی
صدر الدین شیرازی، فیض کاشانی کے فلسفہ کو اسلام سے بعید قرار دیا ہے اور خود
ایسا فلسفہ پیش کیا ہے جو علوم اہل بیت طاہرہ کے عین مطابق ہے۔

۱۵۔ فاضل علامہ حسین علی محفوظ۔

آپ علوم حدیث، تاریخ اور سوانح شخصیات میں اُستاد ہیں۔ انہوں
نے مغربی اور مشرقی ثقافت کو جمع کر دیا ہے۔ انہوں نے شیخ احمد احسائی کی سیرت
کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ اگرچہ شیخ احسائی کو ایک جماعت نے اپنا پیشوا قرار دیا ہے
تو دوسری جماعت نے اسے کافر قرار دیا ہے۔ لیکن حقیقتاً وہ علماء امامیہ کے امام
ہیں اور علوم و حکمت کے اساتذہ میں سے ہیں۔ آپ کا علم نہایت مضبوط ہے۔ اس سے
علامہ احسائی کی شانِ جلالت ظاہر ہوتی ہے۔

رسالہ تنبیہ الشیعہ پر ناقدانہ نظر



میرے مومن بھائیو! شہر ملتان کے عالم جناب شیر علی بخاری نے رسالہ مذکور میں شیخ احمد احسائی پر مطاعن اور بہتانات لکائے ہیں اور انہوں نے علامہ خالصی اور ان کے پیروکاروں کی متابعت کی ہے۔ لیکن یہ نہ سوچا کہ اس دنیا میں محقق علماء اس کا سخت محاسبہ کریں گے اور آخرت میں اس کے لئے عذاب ایام ہوگا۔

رسالہ مذکور کے ص ۳ پر العقائد المختلفہ کے زیر عنوان قحطراز ہیں۔ کہ ”شیخ احمد احسائی کہتے ہیں کہ نمازی جب سورۃ الحمد پڑھے اور ایاک نعبد و ایاک نستعین پر پہنچے تو امیر المؤمنین مولانا علی علیہ السلام کا تصور کرے۔ اس لئے کہ مخاطب امیر المؤمنین علیہ السلام ہیں تو معنی یہ ہوگا کہ اے امیر المؤمنین! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے امداد چاہتے ہیں۔ اور یہ بھی کہنا ہے کہ معبود حقیقت محمدیہ ہے، کیا یہ کلمہ توحید کی توہین نہیں ہے؟ اس لئے کہ نبی کریم معبود نہیں بلکہ رسول برحق ہیں اور مولانا علیؑ معبود نہیں بلکہ ان (رسول) کے وصی اور خلیفہ بلا فصل ہیں اور یہ دونوں معبود نہیں ہیں جیسا کہ شیخ احمد احسائی کہتا ہے۔“

جناب شیر علی بخاری نے اپنے پیشوا و رہبر علامہ خالصی **الجواب:-** کی طرح بغیر کسی سند و حوالہ محض طعن اور بہتانات سے

شیخ احسائی کو ملوث کیا ہے۔

چنانچہ سید امجد نے اپنی کتاب ”دلیل المتحیرین“ ص ۴۱ پر ان افتراء کی زبردست رد کی ہے اور فرمایا ہے کہ یہ بات شیخ احسائی پر محض افتراء ہے

کہ قرآن کی وہ سب تفسیریں جو اللہ کی طرف لوٹتی ہیں وہ امیر المؤمنین علیہ السلام کی طرف
لوٹنا نا ضروری ہیں اور سورۃ الحج میں بھی امیر المؤمنینؑ سے خطاب کرنا لازمی ہے
اس لئے کہ شیخ احمد احسائی نے اپنی کتاب مشرح زیارت ص ۲۸۵ پر ایک فقرہ
کی تشریح کی ہے جو یہ ہے :-

(مقدمہ امام طہلبی وحوالہ جی و ارادتی فی کل
احوالی و اموری)۔ اس کی تشریح و تفصیل میں حضرت شیخ احمد احسائی
خود رقمطراز ہیں کہ مقدمہ امام طہلبی وحوالہ جی الخ کے
سامنے رکھنے سے مراد امیر المؤمنینؑ کو شفیع اور وسیلہ بنانا ہے یہ نہیں کہ عبادت
میں ان کی صورت اور تمثیل کو ذہن میں رکھا جائے جیسا کہ اہل تصوف اپنے مریدوں
کو حکم دیتے ہیں کہ جب تو نماز ظہر پڑھنا چاہے تو اپنی نیت میں میری صورت رکھنا
اس لئے تو اس معبود کا طلب گار رہے کہ اس کے اور تیرے درمیان ایک طویل
فاصلہ ہے یہ بغیر کسی وسیلہ یا واسطہ کے طے نہیں کیا جاسکتا حضرت شیخ احمد
احسائی نے ایسے ہر شخص پر خدا کی لعنت بھیجی ہے اور فرمایا ہے کہ جب مرید
اپنے ذہن میں اپنے شیخ کی صورت رکھے گا تو وہ صورت جو طول و عرض اور
عمیق میں محدود ہے معبود اور مقصود بن جائے گی حالانکہ اللہ وحدہ لا شریک ہے
اس کی مثل کوئی شے نہیں ہے اور ظاہر و باطن میں اس کی معرفت کسی بھی صورت یا
مثال سے حاصل نہیں کی جاسکتی۔ اس کی معرفت صرف اسی طریقہ سے حاصل کی
جاسکتی ہے جس کی اس نے خود ہدایت کی ہے یعنی اس کے اسماء و صفات کے
ذریعے اس کی معرفت حاصل کی جائے۔ اس کے بعد نبی کریمؐ، مولا علیؑ اور ائمہ معصومین
علیہم السلام کی صورت کو عبادت میں اپنے ذہن کے اندر حاضر رکھنا شرک اور کفر
ہے۔ اس لئے کہ جو بھی صورت انسان حیطہ تصور میں لائے گا وہ اللہ پر دلالت نہیں

کر سکتی۔ اس لئے کہ اس کی کوئی صورت ہی نہیں ہے جس کا کوئی تصور کیا جاسکے۔ یہ شیخ کی اس عبارت کا خلاصہ ہے جو ”شرح زیارت“ میں ہے۔

اس کے علاوہ شیخ احمائی نے خود اس موضوع پر ایک مستقل رسالہ تصنیف فرمایا ہے جس کے اندر درج ہے کہ نمازی جب سورۃ الحمد پڑھتا ہے تو اس کے اندر جو مخاطب کی ضمیریں ہیں ان میں مقصود صرف ذات باری تعالیٰ ہے۔

علامہ حائری نے اپنی کتاب عقیدۃ الشیعہ میں تحریر فرمایا ہے کہ جو شخص عبادت میں غیر اللہ کو اپنا مقصود بنائے خواہ وہ امام ہو یا بادشاہ یا پیغمبر یا سید الانبیاء یا مرشد یا شیخ وقت تو ایسے شخص کا حکم بت پرستوں کیسا ہے اور اس کا عمل باطل ہے۔

رسالہ مذکور صلاً جب علامہ احمائی اور ان کے معتقد میرزا علی حائری یہ دونوں اس بات کا عقیدہ رکھتے ہیں کہ پیغمبر اور اس کے وصی کو معبود بنانا شرک و کفر ہے اور پیغمبر کی نبوت اور امیر المؤمنین کی خلافت بلا فصل کے معتقد ہیں تو ان پر یہ الزام کذب و بہتان کے سوا کیا حقیقت رکھتا ہے۔

شیخ احمد احمائی نے ”حیات النفس“ میں یہ تحریر فرمایا
علامہ لازمی ہے کہ اس اُمت کے نبی محمد رسول اللہ ہیں۔ اس لئے

کہ انہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور سچے معجزے ان کے ہاتھ پر ظاہر ہوئے ہیں۔ کوئی نبی ان کے بعد نہیں ہے۔ اس لئے کہ خدا کا ارشاد ہے ہا کان محمد ابا احد من رجا دکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین۔ یہ سب نبوت کا مضمون ہے۔ پھر بحث امامت میں آئمہ معصومین علیہم السلام کے اسماء ذکر کرنے کے بعد یہ ذکر کیا ہے کہ علیؑ ابن ابی طالب کی خلافت اس لئے برحق ہے کہ رسولؐ کے قائم مقام ہونے کے

لئے اور تمام مخلوقات پر حجت ہونے کے لئے اور اللہ و رسولؐ کے درمیان واسطہ ہونے کے لئے جن فضائل و کمالات کی ضرورت ہے وہ سب امیر المؤمنینؑ اور آئمہ معصومینؑ میں پائے جاتے ہیں۔

سید امجد کاظم رشتی نے اپنے رسالہ اصول العقائد ص ۳۱ پر ذکر کیا ہے کہ خلیفہ بلا فصل امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب ہیں۔ اس لئے کہ ان کو نبی کریمؐ کے ساتھ خصوصیت ہے اور پیغمبر کی شان کو جیسا و سمجھتے تھے دوسرا کوئی نہیں سمجھتا اس بات کا کوئی مسلمان بھی منکر نہیں۔

یہ ہیں شیخ احمد احسائی اور سید کاظم رشتی کے عقائد جو ان کی کتب میں موجود ہیں۔ لیکن علامہ خالصی اور علامہ برقی نے پھر بھی ان دونوں شیوخ پر افتراء کرنے سے گریز نہیں کیا اور ان کی طرف ایسی باتیں منسوب کیں جو انہیں زیب نہیں دیتی تھیں۔



مذہبِ مجتہدین سابقہ پاکستانی کہتا ہوں کہ جناب شیر علی بخاری اور ان کے پیرو ملتِ شیعہ کے درمیان لفاق اور شقاق کا بیج بوسہ ہیں اور علمائے حق پر افتراء پردازی اور ان کے خلاف زہ بھی اگل رہے ہیں جو علمائے حق کا دفاع کرتے ہیں۔ اور سید شیر علی کا مآخذ علامہ خالصی اور علامہ برقی کی کتب ہیں اور یہ دونوں ایسے دجال ہیں کہ جنہوں نے ملتِ شیعہ کے عقائد کو سبوتاژ کیا اور وحدتِ ملت کو نابود کرنے کے لئے زہر افشانی کی۔ اور یہ ان ہی لوگوں کے نقشِ قدم پر چل رہا ہے۔

حالانکہ آج ہمیں اتحاد و اتفاق کی ضرورت ہے اور مسلمانوں کی صفوں کو اخوت و مودت کے پرچم کے نیچے لانا ضروری ہے۔ اور میں نہیں سمجھتا کہ ان افتراء پردازوں کو اس قسم کے اختلافی مسائل سے کیا حاصل ہوتا ہے۔ کیا اس قسم کی لغویات کے ذریعے یہ اپنے علم و تقویٰ کی تشہیر چاہتے ہیں۔ حقیقتاً یہ لوگ تو آبادیاتی طاقت کے غلام اور سمندر پار سامراج کے خدام ہیں۔ کیا یہ بات قرین عقل ہے کہ ایک شخص مایہ ناز علماءِ محدثین اور فقہاء کو اس قسم کا فریب دے کہ وہ اس کو اسناد بھی عطا کریں اور ان اسناد میں اس شخص کو ایسے القاب سے نوازیں جس میں اس کے علم و تقویٰ کی شہادت پائی جاتی ہو۔ حالانکہ اسناد کے لئے یہ لازم ہے کہ استاد صرف اس تلمیذ کو سند عطا کرے جس نے اس کے ہاں حصولِ علم کیا ہو۔ اور استاد نے اس کے ظاہر و باطن کو جان لیا ہو تو پھر شیخِ احسانی ان علماءِ عظام سے مذکورہ اسناد حاصل کرنے میں کیونکہ کامیاب ہوا۔ ہم یہ بھی دعویٰ نہیں کرتے کہ شیخ احمد احسانی دین کے رکن ہیں جیسا کہ بعض ان کے عقیدت مند دعویٰ کرتے ہیں۔ اور ہم یہ بھی دعویٰ نہیں کرتے کہ شیخ کو فوق البشر تسلیم کر لیا جائے یا انہیں نیابتِ خداوندی حاصل ہے اور نہ ہی وہ سہو و خطا سے معصوم قرار دیئے جاسکتے ہیں

بلکہ ہمارا عقیدہ وہی ہے جو ان کے بلند مرتبہ تلامذہ اور تلامذہ کے تلامذہ کا ہے۔

ان کے تلامذہ میں حسب ذیل علماء ہیں:

۱۔ سید کاظم رشتی ۲۔ میرزا حسن المعروف بہ حسن گوہر

۳۔ حجت الاسلام علامہ مامقانی

تلامذہ کے تلامذہ میں مندرجہ ذیل حضرات کے نام مشہور ہیں:

۱۔ محمد بن نجسین احسانی ۲۔ میرزا حسین حجت الاسلام تبریزی

۳۔ میرزا شیخ ثقلین الاسلام تبریزی ۴۔ سلمان عصر میرزا محمد باقر اسکوئی

سلمان عصر کے تلامذہ میں حسب ذیل علماء کا شمار ہے:

۱۔ شیخ محمد بن عیسان احسانی ۲۔ میرزا اسماعیل حجت الاسلام

۳۔ میرزا موسیٰ ثقلین الاسلام ۴۔ سید مصطفیٰ اسکوئی

۵۔ میرزا علی سید تبریزی اور دیگر سینکڑوں علمائے کرام۔

پانچ۔ شیخ احمد احسانی کے تلامذہ میں سے سید امجد کے ایسے

شاگرد گذرے ہیں جو حق سے بھٹک گئے اور صراطِ مستقیم سے دور چلے گئے جیسے

میرزا علی محمد شیرازی المعروف بہ باب اللہ۔ تو ان لوگوں کے کفر میں کوئی شک نہیں

باب اللہ کو ماننے والے لوگ بہائی کہلاتے ہیں اس لئے کہ یہ باب اللہ کے بعد

بہاء اللہ کو ماننے والے تھے اور ان لوگوں کے ذریعہ امامیہ پر بڑے بڑے

مصائب آئے لیکن علمائے امامیہ کی مسامحی جمیلہ کے ذریعہ یہ فرقہ نیست و نابود

ہو گیا۔ کچھ ملک چھوڑ کر باہر چلے گئے اور کچھ نے تو بہ کر کے اسلام قبول کیا اور

باقی قتل کر دیئے گئے۔ لہذا ان لوگوں کے عقائد کی شرح احمد احسانی کی طرف نسبت

دینا شیخ پریم ہے۔ وہ کتابیں جن میں شیخ کے عقائد حقہ کو ثابت کیا گیا ہے۔

۱۔ مصباح المنیر۔ ۲۔ حق البیقین۔ ۳۔ احقاق الحق۔ ۴۔ تنزیہ الحق

- ۵۔ عقیدۃ الشیعہ - ۹۔ احکام الشیعہ - ۱۰۔ شرح حیات الارواح -
 ۸۔ المخازن - ۹۔ لمعات میرزا حسن گوہر - ۱۰۔ حقیقتہ الابرار میرزا محمد تقی شریف
 ۱۱۔ کتاب الفخری - شیخ محمد بن خمین - ۱۲۔ مؤلف خود بھی ایک کتاب تصنیف کر رہا ہوں
 جس کا نام "الفصول المختارة من عقائد شیخ الاوحد فی زیارة
 الزیادة" ہے۔

جماعت احسان کویت

یہاں اگر ہم کویت میں رہنے والے ان احسانی بھائیوں کا ذکر نہ کریں تو ظلم
 اور کتمان حق ہوگا۔ اس لئے کہ ان لوگوں نے کویت میں احکام سید المرسلین کی
 ترویج اور ائمہ معصومین علیہم السلام کے فضائل کی نشر و اشاعت میں قابل قدر خدمات
 انجام دی ہیں۔

۱۔ مدارس اور امام بارگاہیں جن کی بلند و بالا عمارتوں کو دیکھ کر عقل انسان دنگ رہ
 جاتی ہے۔ جن میں شب و روز تلاوت قرآن، فضائل ائمہ کا ذکر اور تعلیم دین
 کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ خصوصاً مدرسہ حسین بن جعفر بن حسین کے دروازے
 ہر قریب و بعید کے لئے کھلے رہتے ہیں اور جس کا منبر خطیب شاعر اور
 ادیب کے لئے صبح و شام کھلا رہتا ہے۔

۲۔ اور وہ مساجد جو ہر وقت آباد رہتی ہیں خصوصاً وہ عظیم جامع مسجد جو اوقات نماز
 میں مومنین سے بھری رہتی ہے اور وہ ماذنہ مبارکہ جو کویت میں پہلا ماذنہ ہے
 جس پر شہادت ثانیہ (ان الله انا عليا ولى الله) کا اعلان کیا گیا۔ اس
 کا نام "ام المناثر" ہے۔

۳۔ اور اس جماعت کے وہ جہادی کارنامے جن کو شیعہ اس سے پہلے انجام نہیں

دے سکے تھے جیسے میناروں پر شہادتِ ثلاثہ کا اعلان کرنا۔ اس اعلان کی ابتداء اُمّ المتائر سے ہوئی اور اس کے بعد اب کئی سالوں سے باقی مساجد میں بھی شہادتِ ثلاثہ کی آواز گونج رہی ہے۔

۴۔ اور ان کی وہ کافر نسلیں اور دینی اجتماعات جن کی مثال نہیں ملتی۔

۵۔ اور مکتبوں کا قیام خصوصاً مکتبہ امام جعفر صادقؑ۔ یہ سب کام میرزا حسن حائری احقاقی کی کوششوں سے سرانجام ہوئے ہیں اور کویت کے بعد مساجد، امام بارگاہوں اور مکتبوں کی تعمیر کا سلسلہ عرب و عجم میں بھی شروع ہوا ہے جو آج تک جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں کو قبول فرمائے۔

امام مصلح شیخ حائری احقاقی

حضرت شیخ حائری احقاقی اس بلند مرتبہ حاندان سے تعلق رکھتے ہیں، جس خاندان سے مایہ ناز نافہ علماء اور ممتاز مشائخ پیدا ہوئے۔ جنہوں نے علم و فضل کو عرب و عجم میں پھیلایا۔

آیتہ اللہ فقہ عارف میرزا محمد باقر اسکوئی اسی خاندان میں پیدا ہوئے جنہوں نے ۱۳۰۱ھ میں کربلاء معلیٰ میں انتقال فرمایا جو عرب و عجم کے شیعہ جعفریہ کے ماویٰ اور لمحات تھے اور بارگاہِ حسینہ شریفہ میں امام جماعت تھے۔ اپنے زہد اور تقویٰ کی وجہ سے ”سلمان عصر“ کے لقب سے مشہور ہوئے۔ آپ کی بلند مرتبہ تالیفات ہیں۔ محقق آیتہ اللہ میرزا موسیٰ حائری بھی اسی خاندان کا فرد تھا۔ جس نے ”احقاق الحق“ نامی کتاب تالیف کی۔ جس کی تقریظ شاعر سید علی ہاشمی کاظمی نے عربی اشعار میں لکھی۔ ان کا انتقال ۱۳۶۲ھ میں ہوا اور اپنے والد کے ساتھ حائریہ حسینی میں دفن ہوئے۔ ان کا علم و فضل مسلم تھا اور اخلاقِ حسنہ کے نمونہ تھے۔ آپ کا علمی فیض

احساء، خلیج، عراق، ایران، قفقاز اور ترکستان میں پھیلا۔ آپ کے پانچ بیٹے تھے جن میں دو اہل علم نہ تھے یعنی شیخ حسین اور شیخ محمود۔ لیکن باقی تینوں بیٹے ممتاز علماء میں سے گذرے ہیں۔ سب سے بڑا بیٹا الحاج میرزا علی حائری ہے۔ آپ نے علامہ کاظم خراسانی صاحب "کفایۃ الاصول" اور سید کاظم یزدی صاحب "عروۃ الوثقی" ، شیخ شریعت اصہبانی اور سید مصطفیٰ کاشانی سے علوم حاصل کئے اور اسناد حاصل کیں ان کی تالیفات بھی بہت ہیں جو غیر مطبوعہ ہیں۔ انہوں نے ہی جامع النصف ابن شہادت ثالثہ کا اعلان کیا تھا اور اسی جامع میں مینارہ تعمیر کیا تھا جو اُمّ المنانہ کے نام سے مشہور ہے۔

حق یہ ہے کہ حاکم کویت شیخ احمد الجابرا القباح جو امیر جابرا احمد القباح کے والد تھے انہوں نے اس مسجد کی تعمیر کے لئے شیخ موصوف کی خاصی اعانت فرمائی چنانچہ علامہ حائری کے پاس اپنا خاص انجینئر بھیجا اور علامہ کے حکم کے مطابق اس نے اپنی نگرانی میں مسجد کی تعمیر مکمل کرائی۔ شیخ حائری ۱۳ رمضان المبارک ۱۳۸۶ھ رات کو انتقال کر گئے اور کربلاء معلیٰ میں دفن ہوئے۔ آپ کی عمر ۴۲ سال تھی۔ دوسرا چھوٹا بیٹا علامہ میرزا محمد باقر ہے جو میرزا آقا کے نام سے مشہور ہوا۔ آپ حکیم حاذق اور جید عالم تھے۔ تبریز میں وفات پائی اور کربلاء معلیٰ میں اپنے والد کے پاس دفن ہوئے۔ تیسرے بیٹے آیتہ الشہداء مصلح ہیں (یہی صاحب ترجمہ ہیں) جو ادب، فقہ اور خطابت میں ممتاز عالم ہیں جنہوں نے مسلمانوں کے درمیان اتحاد پیدا کرنے کے لئے مساعی جمیلہ انجام دیں۔ ان کی ولادت ۱۸ سلہ میں کربلاء معلیٰ میں ہوئی اور شہید رضوی میں تسلیم اور اسناد حاصل کیں۔ عربی اور فارسی میں آپ کی متعدد کتابیں ہیں۔ جوانی میں آپ شعر بھی کہا کرتے تھے لیکن والد نے اس سے روک دیا تاکہ علوم و معارف سے محروم نہ رہ جائیں۔ انہوں نے حجتہ الاسلام امام قلی کی جامع مسجد

کی تبریز شہر میں جدید تعمیر کی جس کے چالیس ستون سنگ رخام اور سنگ اُرزق سے بنے ہوئے ہیں اور پچیس مینار سے ہیں۔ اس کے ستونوں پر اہل بیت کے فضائل کندہ ہیں۔ انہوں نے یہاں ایک مدرسہ بھی قائم کیا ہے جس کا نام مدرستۃ القائم ہے جس سے بڑے بڑے علماء و فضلاء تعلیم پاکر خدماتِ دین انجام دے رہے ہیں۔ جس کے ختم آپ کے بیٹے میرزا عبدالرسول احقاقی ہیں۔

انہوں نے کویت میں مسلمانوں کے اختلافات کو ختم کیا اور ایران کے مہائی فرقہ کے فتنہ کو نیست و نابود کیا اور ملک شام میں علویوں کیلئے مساجد تعمیر کیں۔ اور وہاں کے علماء کے وظیفے مقرر کئے اور مدارس کے اخراجات بھی برداشت کر رہے ہیں خواہ وہ مدارس ایران میں ہوں یا کویت میں یا کسی دوسرے ملک میں۔ حتیٰ کہ پاکستان میں درس آل محمد اور درس آل عمران کی بھی آپ مالی اعانت فرما رہے ہیں۔ یہ درس آل محمد علامہ بصیر، خطیب، عارف خبیر، داعی کبیر مبلغ اعظم علامہ محمد اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ کا قائم کیا ہوا ہے اور درس آل عمران کا بانی خود دہندہ ہے۔ اور ہم علامہ حائری احقاقی کی تصنیفات کا ترجمہ عربی اور فارسی سے اردو میں کر رہے ہیں مثلاً ”نامہ شیعان“ (۱) ”نامہ اودیت“ (۲) ”التین بین البتائل والحبيب“ (۳) ولایت از دید گاہ قرآن (حوالہ)

میرزا عبدالرسول احقاقی کی تالیف ہے۔

۱۔ علوی ترکوں کے خوف سے شام کے پہاڑوں میں رہتے تھے۔ جنگ عظیم اول کے بعد جب یہاں حکومت ختم ہوئی اور لوگوں کو آزادی ملی تو اس وقت سماحہ آیۃ اللہ حائری احقاقی کے پاس ان کے دو وفد آئے۔ آیۃ اللہ کی امداد و اعانت کا یقین حاصل کرنے کے بعد یہ اکثر کویت تشریف لاتے رہے۔ علامہ آیت اللہ نے ان کی مالی امداد فرمائی جیسے اس سے پہلے شام میں ان کی امداد کیلئے کثیر رقم ارسال کرتے رہتے تھے۔ پھر یہ لوگ بھی اپنے شہر جہاڑوں کی امداد کرنے لگے۔ والحمد للہ علی ذالک

المؤلف محمد حسین سابق

خاتمہ کتاب

شیخ احمد احسائی کے دشمنوں نے جس قدر ان کو بدنام کرنے کے لئے بہتنان طرازیوں کیں اور بے شمار کتابیں لکھ کر شیخ کی عظمت کو مٹانا چاہا تو اسی قدر اللہ نے اپنے فضل و کرم سے شیخ کی طرف سے دفاع کرنے والے بھی پیدا کر دیئے۔ چنانچہ ہر قاری عموماً اور بہاری اس کتاب کا قاری خصوصاً یہ بات مشاہدہ کر لے گا کہ دشمنوں نے شیخ احسائی پر جس قدر الزامات لگائے وہ شیخ کی اپنی تصنیفات اور ان کے شاگردوں کی تصانیف کے مطالعہ سے سب جھوٹے ثابت ہو رہے ہیں اور حق و صدق علامہ ہی کا ثابت ہو رہا ہے اور جھوٹ و کذب علامہ کے دشمنوں کا۔ اس لئے کہ شیخ احسائی مظلوم ہیں۔ ان کا دفاع کرنا شرعی فرض ہے۔

اس لئے بیسیوں علماء اور خطباء پاکستان میں شیخ کے دشمنوں کے بہتانوں کا رد کر چکے ہیں اور آج ان کے پیرو ہزاروں کی تعداد میں موجود ہیں اور ایسا ہی باقی ممالک اسلامیہ میں بھی ہم مشاہدہ کر رہے ہیں۔ یہ خدا کی غیبی امداد ہے جو شیخ احمد احسائی کے علم و تقویٰ، زہد اور علم صالح کا نتیجہ ہے۔

المؤلف :-

محمد حسنین سابق پاکستانی

ایسے

برائے درس آل محمدؐ

زندہ قومیں اپنی مذہبی روایات کو ہمیشہ زندہ رکھتی ہیں اور
ان کی زندگی مذہب کے لئے وقف ہوتی ہے۔ لہذا مومنین مبلغ اعظم
اعلیٰ الشہ مقامہ کے قائم کئے ہوئے مدرسہ درس آل محمدؐ جو فضائل
محمد و آل محمد علیہم السلام کی ترویج کا واحد ادارہ ہے۔ اس کی مالی
امداد فرما کر اپنی زندگی کا ثبوت دیں اور عند اللہ وغندہ الرسول
اور عند الاممہ مثاب و ماجر ہوں۔

(ادارہ)

درس آل محمدؐ

سرگودھا روڈ فیصل آباد

فون ۲۶۵۴۱

مبلیغ اعظم اکادمی کی مطبوعات

مصباح العقائد ترجمہ نامہ شیعان

○ تالیف — آیت اللہ میرزا احسن الحائری الاحقانی مدظلہ

○ ترجمہ — مولانا الحاج ناصر حسین صاحب نجفی

○ اصول دین کے بارے میں ایک استدلالی پیشکش

الوار الیقین فی معرفۃ المعصومینؑ

○ تالیف — مولانا آغا عبدالحسن صاحب سرحدی

○ معارف نورانیہ اور فضائل باطنیہ پر مشتمل

ایک ایمان افروز مجموعہ (ذریعہ طبع)

تالیف — مبلیغ اعظم مولانا محمد اسماعیل صاحب مرحوم
اپنی تمام تر خوبیوں کے ساتھ پہلی مرتبہ منظر عام پر آ رہی ہے
جنکے پاس پہلی جلد ہے دوسری جلد ضرور حاصل فرمائیے (ذریعہ طبع)

برائین نامہ
(جلد دوم)

- | | |
|---|--|
| ۴ | دس مجلسیں — مصنف مولانا غلام عسکری صاحب لکھنؤ قیمت ۱ روپے |
| ۵ | معراج البیان — پاک دہند کے علماء کی تقاریر کا مجموعہ قیمت ۸ روپے |
| ۶ | فتنہ صحابیت — مصنف مولانا سید ذیشان حید صاحب قیمت ۴ روپے |
| ۷ | برائین نامہ (جلد اول) — مصنف مبلیغ اعظم مرحوم قیمت ۱ روپے |
| ۸ | اہلبیتؑ ؟ — مصنف مولانا ذیشان حید جوادى (ذریعہ طبع) |

مبلیغ اعظم اکادمی سرگودھا روڈ فیصل آباد